Monthly

KARWAN-E-QAMAR

Karachi

جولائی ۲۰۰۳ء

قمر الاسلام گریجویٹس ایسوسی ایشن پاکستان

حمس ترتیب

اداریہ	۳
نعتیہ رجحانات کا تحقیقی تجزیہ پروفیسر افضال احمد انور	۹
قدیم مذاہب و معاشروں میں عورت کا مقام مولانا شیخ محمد شفیق	۳۱
خواہشاتِ نفسانیہ کا معبودِ باطل ابوالفضل راشدی	۴۳
دائیں جانب کی فضیلت اور برکت محمد عبیداللہ عابد	۶۱
طاہر سلطانی کی حمدیہ شاعری اعجاز رحمانی	۶۹
سفرنامۂ ہرات افتخار احمد حافظ قادری	۷۵
اسلامی و قومی تشخص کا دفاع قاضی ریاض احمد معینی	۷۹

Scanned with CamScanner

سفر نامۂ ہرات

افتخار احمد حافظ قادری

ہرات شہر کا نام آتے ہی حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی زبان پر آ جاتا ہے۔ ہرات ملک خراسان کا صدر مقام اور لافانی شہرت رکھنے والے شاعروں اور مفکروں کی آماجگاہ تھا آج بھی شہر کے اندر اور باہر ہر طرف بکھرے ہوئے کھنڈرات سے اس شہر کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔

مسلمان حکمرانوں کے دور میں ہرات کی آبادی اور خوشحالی میں دن بدن اضافہ ہوتا گیا ان نیک دل حکمرانوں نے اس شہر میں خوبصورت مسجدیں، مدرسے اور دوسری عمارات تعمیر کروائیں جس سے اس شہر کا شمار خراسان کے بڑے شہروں میں ہونے لگا۔ بعد میں تاتاریوں نے اس شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور لاکھوں آدمیوں کو قتل کر دیا گیا، اتنی تباہی کے بعد جب مشہور مسلم سیاح ابن بطوطہ کا یہاں سے گزر ہوا تو اس وقت بھی ہرات کا شمار بڑے شہروں میں ہوتا تھا۔

غوری سلطانوں کے دورِ حکومت میں ہرات نے ایک بار پھر سنبھالا لیا نئی اور شاندار عمارات بننے لگیں پھر تیموری بادشاہوں نے ہرات کو وہ حسن بخشا کہ دنیا اسے ایک خوبصورت ترین شہر سمجھنے لگی۔

شاہ رخ نے ہرات کو اپنا دارالسلطنت قرار دیا اور ایسی عالیشان اور لافانی عمارات تعمیر کروائیں جو فن تعمیر کا نادر شاہکار سمجھی جاتی تھیں کاش آج وہ لوگ ہوتے تو دیکھتے کہ ان کی بنائی ہوئی تاریخی اور عالیشان عمارات کا کیا حشر ہوا کچھ تو غیروں نے اس شہر کو تباہ کیا اور باقی رہتی کسر آپس کی جنگ نے نکال دی۔

رات کوئی مناسب ہوٹل بھی نہ ملا اور شدید ٹھنڈ کی وجہ سے رات نیند بھی نہ آئی۔ صبح پانچ بجے سے ہی سخت اندھیرے میں مشکل سے وضو کیا کمرے میں نماز ادا کی، چائے پینے کے بعد چھ بجے ہوٹل سے نکلے اور گاڑی میں سوار ہو کر سیدھا مزارِ حضرت جامیؒ کی طرف روانہ ہوئے۔

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ کے آباؤ اجداد تربتِ جام (ایران) کے رہنے والے تھے جہاں پر حضرت شیخ احمد جامؒ کا مزارِ مبارک مرجع خلائق ہے یہ گھرانہ اپنے علم و فضل اور زہد و تقوی میں اپنی مثال آپ تھا۔ پندرہویں صدی میں جب ہرات اہل علم و کمال کا مرکز قرار پایا تو شیخ شمس الدین محمد دشتی جو جام کے مفتی اور قاضی تھے اپنی اولاد کے ساتھ ہرات آ گئے اور ان کی ہی اولاد سے حضرت جامیؒ کی ولادت باسعادت ہوئی حضرت جامی نہایت ذہین اور عاشق علوم تھے۔ طریقت میں بھی آپ نے اونچا نام پایا اور آپ کا شمار اکابرین بزرگانِ نقشبندیہ میں ہونے لگا۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے عربی، فارسی شاعری میں بھی کمال حاصل کیا، ان سب سے بڑھ کر حضرت جامی ایک سچے عاشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، بارہا مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دی۔ آپ کا نعتیہ کلام مشہور زمانہ اور لافانی ہے۔

آپؒ کا مزارِ مبارک ایک قبرستان میں واقع ہے، قبر مبارک قدرے لمبی ہے اور اوپر کوئی عمارت وغیرہ نہیں بلکہ ایک درخت آپ کے مزارِ مبارک کو ڈھانپے ہوئے ہے۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے سلام پیش کیا اور آپ کے مزارِ مبارک پر ایک چادر کا نذرانہ پیش کیا۔ پھر آپ کے رخ انور کی طرف منہ کر کے آپ کی ہی مشہور زمانہ نعت اپنے ساتھیوں کے ساتھ باوازِ بلند پیش کی۔ ایک بار آپ بھی یہ مشہور نعت ہمارے ساتھ مل کر پڑھیں۔

نسیما جانب بطحا گزر کن
ز احوالم محمد را خبر کن
بہ براین جانِ مشتاقم در آنجا
فدائے روضہِ خیر البشر کن
توئی سلطانِ عالم یا محمد
روئے لطف سوئے من نظر کن
مشرّف گرچہ شد جامیؒ زلطفش
خدایا ایں کرم بار دگر کن

(صلی اللہ علیہ وسلم)

صبح کا سہانا منظر، خاموشی اور جس شخصیت نے یہ نعت مبارک لکھی انہی کے سامنے کھڑے ہو کر پڑھی تو یقین جانئے ایک عجیب روحانی کیفیت پیدا ہوئی جس کا الفاظ میں احاطہ کرنا مشکل ہے۔ نعت شریف کے بعد اس بندہ نے ختم شریف پڑھا اور پھر دعا کی گئی۔

حضرت جامی نے ساری عمر درویشی آپ سادگی سے گزاری اور دنیائے شعر و سخن میں بلند مرتبہ رکھنے کے ساتھ ساتھ ایک نامور عالم دین بھی تھے۔ آپ نہایت خلیق اور ملنسار تھے۔ گفتگو کا لہجہ نرم اور دلچسپ ہوتا تھا۔ قدرت نے آپ کو ایسی طبیعت اور سمجھ عطا فرمائی تھی جو بہت کم لوگوں کو ملی ہوگی۔

ایک روایت کے مطابق لفظ "جام" کے جتنے عدد بنتے ہیں اتنی ہی آپ کی تصانیف ہیں اور یہ تمام تصانیف نہایت مشہور اور مقبول ہوئیں۔ نفحات انس تصوف پر ایک مشہور زمانہ گرانقدر تصنیف ہے اس میں صوفیاء کرام کا تذکرہ ہے حضرت شیخ فرید الدین عطار کے "تذکرۃ الاولیاء" کے بعد یہ فارسی زبان میں نہایت ہی جامع تذکرہ ہے۔

حضرت جامی کے کلام میں فصاحت و بلاغت اور سوز و گداز بھرا ہوتا تھا۔ آپ ہر وقت ذوق اور وجد کی حالت میں رہتے۔ کئی مرتبہ سماع فرماتے آخر زمانہ میں جب آپ معراج کمال پر فائز تھے تو فرماتے تھے۔

خوش وقت کسیکہ می دریں خم خانہ
از خم بسبو کشد نہ از پیمانہ
صد بار اگر نیست شود عالم ہست
واقف نہ شود کہ ہست عالم یا نہ

اسی زمانہ میں سوائے طلب الٰہی کے اور کوئی طلب آپ کو نہ تھی اور آپ فرماتے ہیں

ہست مراد ہر کسے چیز دگر از ہم ایں جہاں
نیست مرا غیر تو جامی نامراد را

آپ فرماتے ہیں کہ کوئی کتنا ہی بڑا عارف کمال ہو جب تک اس کو محبوب ازلی سے عشق کامل نہ ہوگا اس کو کچھ نظر نہیں آ سکتا اور کسی چیز کو بھی حاصل کرنا چاہیگا تو اس کو کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔

سلطان حسین مرزا کو آپ سے کمالِ خلوص اور عقیدت تھی۔ خواجہ احرار قدس سرہ کو بھی آپ سے بڑی عقیدت تھی اور آپ کا بڑا احترام کرتے تھے آپ فرمایا کرتے تھے کہ خراسان میں ایک آفتاب موجود ہے تو پھر لوگ چراغ کی روشنی میں ماوراء اندمیں کیوں آتے ہیں۔

شہنشاہ ظہیرالدین بابر نے بھی تزک بابری میں حضرت جامی کا ذکر نہایت احترام سے کیا ہے۔

ہرات سے کچھ فاصلہ پر ایک قصبہ بنام ''چشت'' ہے جہاں پر چشتیہ سلسلہ کے اہم بزرگانِ دین آرام فرما ہیں۔ پروگرام یہ تھا کہ ان بزرگان کے حضور بھی سلام پیش کرنے جائیں گے لیکن بتایا گیا کہ ایک تو راستہ انتہائی دشوار اور خراب ہے اور دوسرا فی الوقت وہاں جانا مناسب نہ ہوگا۔ چنانچہ بادلِ نخواستہ پروگرام ملتوی کرنا پڑا۔

کچھ دیر حضرت جامیؒ کے حضور ٹھہرنے کے بعد احاطہ مزار سے باہر آئے اور الوداعی سلام کرتے ہوئے سوا سات بجے گاڑی میں سوار ہو کر قندھار روانہ ہوئے۔ سڑکوں اور راستوں کی وہی حالت جن کا ذکر پہلے کر آیا ہوں۔ منٹوں کا سفر گھنٹوں اور گھنٹوں کا سفر دنوں میں طے ہوتا ہے۔ راستے میں ایک جگہ رکے کھانا کھایا، نمازِ ظہر ادا کی اور پھر چل سو چل پرائیویٹ گاڑی تھی اور اگر پبلک ٹرانسپورٹ میں سوار ہوتے تو پھر پتہ نہیں کب قندھار پہنچتے۔ بہرحال یہ سارے مراحل طے کرتے ہوئے خیریت سے شام ساڑھے سات بجے قندھار شہر پہنچ گئے۔ یہاں پر بھی ہوٹلوں کی حالت ہرات جیسی ہے اور بجلی کی صورتِ حال ویسی ہی ہے ہم نے تو ایک رات ہی گزارنی تھی بس رات گزارنے کے لئے ایک ہوٹل کے دو کمرے لئے کھانا کھایا اور ہوٹل والوں نے بھی عام گاہکوں کی نسبت ہم سے زیادہ رقم لی۔ دن کی بقیہ نمازیں ادا کیں اور صبح کا پروگرام طے کر کے سو گئے۔

پروردگار اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق دلدار علامہ عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ پر اپنی کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے اور ان کے تصدق سے ہماری دعائیں اور التجائیں اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ (آمین)